سوال

(571) شادی میں تحائف دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شادی میں لین دین اساتذہ کا شاگرد سے معاوضہ اور تحائف کی امید اور مال پر نظر کا ہونا ان چیزوں کا شرعی حکم درکار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بموقعہ شادی لین دین طبعی خوشی میں شامل ہے شریعت میں ممانعت وارد نہیں اسی طرح اساتذہ۔ کرام کا اپنے شاگردوں سے تحفے تحائف وصول کرنا بھی طبعی خوشی کے زمرہ میں آتا ہے تاہم اساتذہ کو اس سلسلہ میں طلبہ کو مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ (1)

1۔ شادی کے موقع پر جو لین دین ہوتا ہے جسے نیوتا کہا جاتا ہے۔ اس کی ابتداء تو بظاہر اچھے مقاصد کے لئے ہوئی ہوگی کہ تمام رشتے داروں کی طرف سے تعاون حاصل ہوجاتا اور غریب آدمی کو مالی سہارا مہیا ہوجاتا ہے۔ اس کا جواز صرف اس صورت میں تو شک وشبہ سے بالا ہے کہ دینے والا صرف تعاون یا تحفے کی نیت سے دے واپسی کی نیت سے نہ دے لیکن اب یہ صورت تعاون یا تحفہ سے بڑھ کر سودی قرض کی سی شکل اختیار کر گئی ہے اب دینے والا اس نیت سے دیتا ہے کہ میں سو روپیہ دوں گا تو میرے بیٹے یا بیٹی کی شادی پر اس سے دوگنا یا ڈیڑھ گنا مجھے واپس مل جائے گا۔ اور اگر کوئی اس طرح واپس نہیں کرتا تو اس پر بُرا منایا جاتا ہے اور اسے رقم ہضم کر جانے سے تعبیر کیا جاتا ہے یوں گویا تعاون کی جگہ سودی ذہنیت نے لے لی ہے۔ اور یوں بلا تامل سود لیا اور دیا جا رہا ہے۔ اور نام اس کا تحفہ ہدیہ یا سلامی ہے۔ بناء بریں اب اس رواج کو بدلنے کی ضرورت ہے اور اس کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ شادی کے موقعوں پر تحائف وہدایا اور سلامی وغیرہ کا سلسلہ بالکل ختم کر دیا جائے۔ کوئی محتاج اور ضرورت مند ہو تو اسے بطور قرض حسنہ آسان شرائط پر رقم دی جائے۔ (صلاح الدین یوسف)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص846

محدث فتویٰ